NALANDA OPEN UNIVERSITY

COURSE	:	M.A. URDU PART I
PAPER	:	PAPER V
TOPIC	:	ALLAMA IQBAL
PREPARED BY	:	PROF. ISRAIL REZA, SCHOOL OF INDIAN & FOREIGN LANGUAGES

اقبـال کـا خانــدان

ر سـے آکـری ڈاکــٹر اقبـال کــے آبــاؤ اجــداد کشــم
گئــے تھــے جــو ســپر گــوت ں آبـاد ہوی الکــوٹ میس
ســو ســال پہلــے مســلمان یکے بـرہمن آج سـے ڈھــائ
خانــدان کــے ی ڈاکــٹر محمــد اقبــال اس۔ہــوگئے تھــے
خ نــوری ڈاکــٹر اقبـال کــے والــد ش۔چشم و چـراغ تھـے
ک اور اللہ والــــے بـــزرگ ی محمد بڑے ن
،ں ان کــا چھوٹــا ســا کاروبــار تھــا ی الکــوٹ میس۔تھــے
وجہ یک یزگــاری اور پـــرہ یک یں ن ی وہ ســارے شــہر م
ز تھــے ی سے ہـر دلعـز۔

تیم و تـرب ی تعـل

عطـاء محمـد اور محمـد اقبال ۔ٹــے تھــے ی ان کــے دو ب
ا کــے سـب سـے ی ش ی ں جـو آگـے چـل کـر ای اقبـــال ہ ی ہ ی
الکــوٹ ی ں س ی اقبــال 1877ء م۔بـڑے شــاعر مــانے گئــے
خ نــور محمــد نــے اپنــے بچـوں کـوی ش۔دا ہــوئے ی ں پ ی م
خ عطای ش ی۔م دلـوائ ی تعــل ی زی اور انگــر ی اردو، فــارس
اقبــال) ســے چــوده) ی مـد جــو اپنــے چھــوٹے بھــائ مح

نئر بن گئے اور اقبال مشنی برس بڑے تھے، انج
۔ں داخل ہوگئےیم پا کر کالج میں تعلیاسکول م

حسن ریم یمولو ںیم دوستوں کے محمد نور خیش
ںیم اسکول مشن جو تھے عالم بڑے کیا ینام
ںیم پڑھانے کے ان۔تھے کرتے ایپڑھا یعرب
تےید بتا کچھ جو کہ یتھ ہی بات خاص کیا
ی۔تھ یکرت ایجا ہو نقش پر دلوں بات وہ تھے

ذوق و شوق کا یشاعر

یک ان کہ تھے یہ پڑھتے ںیم اسکول یابھ اقبال
انہوں اور لگے چمکنے جوہر یاصل کے عتیطب
اشعار کے روم مولانای۔ک توجہ طرف یک یشاعر نے
ںیم زمانے اس نے آپ ۔تھے پسند تیںہا کو اقبال
جنایبھ اصلاح بغرض کو داغ حضرت کلام نےاپ
کلام کے آپ سے عےیذر کے ڈاک داغ۔ایکرد شروع
کرتے یافزائ حوصلہ یک ان کرکے اصلاح یک
۔تھے

لاہور سے الکوٹیس

نے آپ ںیم امتحـانوں کـے انـــٹرنس اور مڈل ،یپـرائمر
یبــھ وظـائف بلکـــہ یک حاصـل یابیکـام اںینمـا
تــو ایگ بـن کـــالج ںیم الکــوٹیس جب۔لگـــے ملنـــے
اور یعرب سـے حسـن ریم یمولـو ۔گـے ہو داخل ںیم اس
یعرب نـے آپ کـــرکے محنـت ۔تھـے پـــڑھتے یفــارس
دایپ اقـتیل یخاص ںیم یفــارس اور
پــاس امتحــان کـــا اے فـیا ںیم الکــوٹیس۔یکــرل
ےیل کـے رکھنـــے یجار کـــو میتعـــل ۂسلســـــل کــــرکے
۔ہــوگے داخل ںیم کـــالج گورنمنـــٹ اور پہنچـــے لاہــور
ہمدرد اور لائــق کـیا ینـام ڈآرنـل ںیم کـــالج اس
اور محبـت یبـڑ سـے اقبـــال جو تھـــے سـریپـروف
۔تھـــے کـــرتے ایآ شیپ سـے شـــــفقت

اس ںیم جن تھـــے ہـــوتے یبـــھ مشـاعرے ںیم لاہــور
ســـــناتے کـــلام اپنـــا شـعراء مشـہور کـــے زمـانے
کـــلام اپنـــا اور جانـے ںیم محفلـــوں ان یبـــھ اقبـــال۔تھـــے
پـــر ان ںینظـــر یک سـب آہســـتہ آہســـتہ۔لگـــے ســـــنانے
کـــہ یتــھ یک سـال 22 عمر یک ان اور ںیلـگ ےپـــڑن
غزل کـیا نـــے انہــوں ںیم مشــاعرہ کـیا کـــے لاہــور
یبـــھ یگرگـــــان ارشـد مرزا ںیم مشــاعرے اس ی۔پـــڑھ
گنـــے ںیم شـاعروں کـــے یچھوٹ دنـوں ان جو تھـــے
۔پڑھـــا شـعر ہی نـــے اقبـــال جب ۔تھـــے جــاتے

مـوتـی سمجھ کـے شا نِ کـر یمی نـے چـن لـئـے

کے انفعال عرق رہےمیں تھے جو قطرے

تو مرزا ارشد تڑپ اٹھے اور کہنے لگے”میںاں صاحبزادے سبحان اللہ! اس عمر میں یہ شعر!”

کلام کی مقبولیت

اقبال بی۔اے میں کامیابی ہوئے۔عربی اور انگریزی میں اول آنے پر سونے کے دو تمغے بھی ملے۔بی اے کے بعد آپ نے ایم۔اے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور سونے کا تمغا انعام میں ملا۔آپ پہلے اور ینٹل کالج میں اور بعد میں گورنمنٹ کالج میں فلاسفی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔جس زمانہ میں وہ کالج میں پڑھتے تھے ان کی شاعری کی دھوم مچ گئی تھی۔1899ء انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں انجمن اپنے حمایت اسلام کے جلسہ میں آپ نے "نالہ یتیم" کے عنوان سے ایک درد انگیز نظم پڑھی جس سے سننے والوں کے دل بے چین ہوگئے اور حاضرین کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے۔پھر آپ نے "ہمالہ" ”ہندوستان"

"ہمارا" وغیرہ نظمیں لکھیں جو ہندوستان بھر میں پسند کی گئیں۔

ان دنوں لاہور سے شیخ عبدالقادر "مخزن" نام کا ماہوار رسالہ شائع کرتے تھے۔ سب سے پہلے اقبال کے اشعار اس رسالہ میں شائع ہونے لگے۔ اقبال اور شیخ عبدالقادر میں بڑا میل جول تھا۔

روزانہ کا پروگرام

ان دنوں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صبح اٹھ کر نماز اور نماز کے بعد اونچی آواز سے قرآن شریف پڑھتے تھے۔ پھر ورزش کرتے، کالج کا وقت ہوجاتا اور کچھ کھائے پئے بغیر کالج چلے جاتے اور دوپہر کو آ کر کھانا کھاتے تھے۔ عام طور پر وہ کھانا صرف ایک وقت کھاتے، صبح کو چائے بھی نہیں پیتے تھے ہاں کبھی کبھی رات کو نمکین چائے پی لیا کرتے تھے۔ کئی دفعہ پورے دو مہینے رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز بھی پڑھتے تھے۔

سفر یورپ

اس زمانہ ںیم پروف یسر آرنلڈ اپن یملازمت سے
سبکدوش ہو کر ولا یت چلے گئے 1905-ء ںیم
اقبال بھی یورپ روانہ ہو گے۔ اقبال انگلستان
پہنچ کر کیمرج یونیورسٹی ںیم داخل ہوگے اور
فلسفہ یک تعلیم حاصل کر نے لگے۔ کیمبرج
ںیم فلسفہ کا امتحان پاس کرکے آپ نے ایران
کے فلسفہ کے متعلق ایک کتاب لکھی جس پر
جرمنی کی یونیورسٹی نے آپ کو پی ایچ ڈی کی
ڈگری عطا کی۔ جرمنی سے واپس آکر آپ نے لندن
ںیم بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ ان دنوں
پروفیسر آرنلڈ لندن یونیورسٹی ںیم عربی کے
پروفیسر تھے۔ جب وہ رخصت ہوگئے تو اقبال
چھ ماہ تک ان کی جگہ عربی پڑھاتے رہے۔

اقبال نے یورپ پہنچ کر کیا دیکھا دیکھی
جو ان کے لئے بالکل نئی تھی۔ یورپ والوں کی
تہذیب ںیم ان کو خوبیاں بھی نظر آئیں اور
برائیاں بھی۔ ان کی ظاہری شکل تو آنکھوں کو
چکا چوند کردیتی تھی مگر جب شاعر نے ٹٹولا
تو اندر سے کھوکھلا پایا۔ ان کے دل پر بڑی چوٹ
لگی، اگر سب انسان ایک کنبہ کے لوگ ہیں
تو پھر ان ںیم اتنا فرق کیوں ہے، لوٹ
کھسوٹ کب تک جاری رہے گی؟ اور ایک انسان کی
زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہئے جو یورپ کی
قوموں کے سامنے ہے؟

یواپس ہندوستان

لاوی ت سے واپس آکر انہوں نے اردو ںیم بہت یس
ںینظم ںیلکھ کنیل اب یفارس یک طرف ان یک
توجہ ادہیز ہو گئی تھی۔ کچھ عرصہ تک انہوں نے
اردو ںیم شعر کہنا ہی چھوڑ دای تھا لیکن زندگی
کے آخری سالوں ںیم پھر ںیکہ اردو یک طرف
توجہ کی۔ اردو کو چھوڑکر فارسی ںیم شعر
کہنے کی دو وجوہات تھی۔ ایک تو فارسی زبان
شاعری کے لئے بہت موزوں ہے۔ اور دوسرا اب
اقبال کی شاعری کا رنگ بدل گیا تھا، وہ کہتے
تھے کہ صرف ہندوستان کے لیے نہیں بلکہ
ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے شعر کہتا ہوں
اور فارسی کے سوا کوئی زبان ایسی نہیں جس
کے ذریعے اپنے خیالات دوسرے ممالک کے
مسلمانوں تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔

اقبال 1908ء میں ولایت سے ہندوستان واپس آئے
اور گورنمنٹ کالج میں پڑھانے لگے جہاں سے آپ
کو پانچ سو روپے تنخواہ ملتی تھی۔ آپ کو
وکالت کرنے کی بھی اجازت تھی۔

جنگ طرابلس وبلقان

ڈاکٹر اقبال کو یورپ سے آئے دو ڈھائی سال ہوئے تھے کہ اطالیہ نے ترکی سے طرابلس چھین لیا۔ یہ زخم ابھی تازہ تھا کہ بلقان کی عیسائی ریاستوں نے جو مدت سے ترکی کی ماتحت تھیں بغاوت کر دی۔ اقبال کی طبیعت پر ان واقعات کا بہت اثر پڑا۔ چنانچہ انھوں نے اس زمانہ میں "شکوہ" لکھا جو ان کی نظموں میں بہت مشہور ہے کہ پہلے پہل اقبال نے اس نظم کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں پڑھا تو ان کی درد میں ڈوبی ہوئی آواز سامعین کے دلوں میں اس طرح نشتر چبھونے لگی کہ آہوں اور سسکیوں کے سوا سارے جلسے میں کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ اقبال نے بہت سی اچھی نظمیں لکھی ہیں لیکن "شکوہ" سے زیادہ ان کی کوئی اور نظم اتنی مقبول نہیں ہوئی۔

ملازمت سے استعفیٰ

بعد کے کرنے ملازمت سال یڈھائ نے اقبال ڈاکٹر
الاتیخ اپنے وہ ونکہیک ایدد ے یستعفا کیکا ی
نے آپ اب۔تھے سکتے کر ںینہ ظاہر سے یآزاد
دولت کںیل یک توجہ ادہیز طرف یک یرسٹریب
لئے اس تھا ںینہ شوق ادہیز انکو کا کمانے
جن تھے تےیل سے مقدار ہی یاتن صرف تنخواہ
۔تھا ہوجاتا پورا خرچ کا ان سے

یخود ۂفلسف

دنوں انی۔ہوئ شروع میعظ جنگ یپہل ںیم 1914ء
تھے موجزن الاتیخ سےیا ںیم دل کے اقبال
معلوم مشکل کرنا ظاہر طرح یپور ںیم اردو ںیجنھ
کہنے شعر ںیم یفارس آپ ےیل اس تھا ہوتا
وہ ںیہ یکہ ںیبات جو نے انہوں ںیم یفارس۔لگے
ایشیا ای ورپی کہ ںیہ یئن بالکل سے لحاظ اس
یفارس۔ںینہ تک چھوا ںیانہ نے شاعر یکس کے
لکھ ”یبےخود رموز" اور ”یخود اسرار" نے آپ ںیم
اریمع کے ان اور شنیپوز یک انسان حضرت کر
سے بہت کے زمانہ اگلے۔ایدد بنا بالا و بلند کو
کو انسان کہ تھا رکھا سمجھ ہی نے شاعروں
کے قسم اس۔ےیچاہ ینید مٹا بالکل یخود یاپن
اور ئےہو دایپ ںیم ونانی پہلے سے سب الاتیخ
ںیم زبان یعرب کا کتب یونانی نے مسلمانوں جب

دایپ یبھ ںیم مسلمانوں ںیبات ہی تو ایک ترجمہ
پاؤں ہاتھ کو انسان کہ تھا الیخ کا ان۔ںیہوگئ
پر خدا صرف اسے بلکہ ںینہ ضرورت یک ہلانے
یکرن اریاخت یریگ گوشہ کے کر بھروسہ
تو ہے چاہتا پانا یزندگ شخص یکوئ اگر۔ےیچاہ
قسم اس۔ڈالے کر فنا کو آپ اپنے کہ ےیچاہ سےا
بنا عمل بے اور کاہل کو مسلمانوں نے الاتیخ کے
کے قسم اس ںیم ”یخود اسرار" نے اقبال۔تھا ایدد
ی۔ک مخالفت سخت یک الاتیخ

کے میتعل یسچ یک فیشر قران اشعار کے اقبال
کو آپ اپنے کہ ںیہ کہتے وہ ۔ںیہ علمبردار
تمہارے کچھ سب وہ ہے کچھ جو ںیم ایدن ،پہچانو
،دو نکال بالکل خوف اور ڈر سے ہے،دل ےیل
سے چٹانوں ،لڑو سے لہروں ،کودپڑو ںیم ائوںیدر
،ںینہ جیس یک پھولوں یزندگ ونکہیک جاؤ ٹکرا
۔ہے جنگ دانیم

درآبادیح و نسوریم ،مدراس سفر

یک کونسل سے حلقہ کے لاہور وہیم 1926ء
ء۔1928ہوئے ابیکام کر ہو کھڑے ےیل کے یممبر

لئے کے نے ید کچریل سے مدراس ںیانہ ںیم
مدراس۔ایگ ایک استقبال شاندار کا ان وہاں۔ایآ بلاوا
لے فیتشر درآبادیح سے سوریم اور سوریم وہ
دھوم یبڑ نے لوگوں ںیم درآبادیح اور سوریم۔گئے
مسلمانوں ںیم ء۔1930ایک مقدم ریخ کا آپ سے دھام
اپنا ںیم آباد آلہ نے گیل مسلم انجمن یپران یک
صدر کے جلسہ اس اقبال ڈاکٹر۔ایک جلسہ سالانہ
اس یک ریتقر جو نے آپ پر موقع اس ،گئے چنے
اشارے متعلق کے لیتشک یک پاکستان ںیم
۔تھے گئے ےیک

مسکن کا اقبال

۔رہے ںیم دروازہ یئبھا عرصہ کچھ ڈاکٹر اقبال
دس نو یکوئ وہاں آئے چلے یانارکل سے وہاں پھر
ںیم یکوٹھ کیا پر کلوروڈیم یانارکل ۔رہے سال
یکوئ سے انتقال ۔ئےید گزار سال چودہ یکوئ
خاص یاپن پر روڈ ویم نے انہوں پہلے سال ںیت
رکھا منزل دیجاو نام کا جس یتھ یبنائ یکوٹھ
۔تھا ایگ

بھرمار یک خطابات

محمد خیش صرف تھے ئےلا فیتشر لاہور وہ جب
اقبال ڈاکٹر تو آئے واپس سے تی ولا۔تھے اقبال
خطاب کا سر کو ان نے ہند حکومت۔لگے کہلانے
شمس کو حسن ریم یمولو استاد نے آپ تو ایک عطا
علامہ وہ ںیم قوم کنیل ایدلوا خطاب کا العلماء
تمام ان باوجود۔ہوگئے موسوم سے نام کے اقبال
انسان شیدرو اور سادے دھےیس کیا وہ کے طاباتخ
ںیم شعروں اکثر کو آپ اپنے خود نے انہوں ،تھے
ایک یبھ فخر پر اس اور ہے کہا شیدرو اور ریفق
ہے۔

ی۔ روباہ ںینہ ی آت کو بندوں کے ﷲ

جو تھے آتے ںینہ ڈھنگ کے یاداریدن کو اقبال
کہہ صاف صاف بلاجھجک یتھ یہوت ںیم دل بات
یبڑ یہ یسیک یک شخص یکس خواہ تھے تےید
ںیم یدل دفعہ کیا ۔ہو نہ وںیک شنیپوز
کو آپ نے انہوں یہوئ ملاقات سے وائسرائے
تیمصروف یاپن نے آپ کنیل ید دعوت دن دوسرے
سے کرنے قبول کو دعوت دن دوسرے پر بناء یک
ہوکر مجبور نے وائسرائے لئے اس اید کر انکار
۔ایکرد ظامانت کا دعوت یک ان دن یاس

لبـــاس کـــا آپ

ابتـــــداء۔جئـــےیل ســن حال یبـــھ کـــا لبـــاس کـــے ان ذرا اب
پـــر ســر ،تھـــے پہنتـــــــے کرتـــــا اور شـــلوار وہ ںیم
یزیانگـــر جـــاکر تیولا ،یتـــھ یہوت یپگـــڑ دیسف
آنـــے ســـے تیولا وہ کـــنیل پـــڑا پہننـــــا یبـــھ لبـــاس
کـــوٹ فـــراک اور ضیقم شـــلوار پـــر طور عام بعـــد کـــے
یبـــھک۔تھـــے پہنتـــــــے یٹـــوپ یتـــرک ســـاتھ کـــے
ســـاتھ کـــے اس تـــو تھـــے تـــےیل پہـــن پتلـــــون یکبـــــھ
وہی۔تـــھ یہوت یٹـــوپ یتـــرک جگـــہ یک ٹیہ
اور تھـــے کـــرتے ںینـــہ پســـــند کـــو لبـــاس یزیانگـــر
بنســـــبت یک پتلـــــون مجھـــے کـــہ تھـــے کـــرتے کہـــا
ہے۔ پســـــند ادہیز شـــلوار

کـــلام کـــا زمانـــہ یآخر

۔تھـــا ایدچھوڑ کہنـــــا شـــعر ســـے مدت نـــے اقبـــــال علامـــہ
یک اردو نـــے انہـــوں ںیم زمانـــے یآخر کـــے یزنـــدگ
آپ ںیم میکـــل ضـــرب اور لیجـــبر بـــالی۔ک توجـــہ طرف
بـــال”۔ہے موجود کـــلام کـــا دور یآخر کـــے یزنـــدگ یک
ســـے ســـب ںیم کتـــــابوں یک اقبـــــال علامـــہ ”لیجـــبر

کتابوں یاپن نے اقبال۔ہے یرکھت درجہ اونچا
دیجاو’’۔ہے ایک خطاب سے مسلمانوں صرف ںیم
ایدن یسار نے انہوں ںیم ’’لیجبر بال" اور ’’نامہ
دونوں بالا مذکورہ۔ہے ایدغامیپ کو بوںیغر کے
کہ ہے ہوتا معلوم تو ںیپڑھ سے غور کو کتابوں
اور ںیہ سمجھتے تیملک یک خدا کو نیزم وہ
لوگوں کے کنبہ کیا انسان سارے کہ ںیہ چاہتے
کیا خاطر یک نیزم اور ںیرہ کر جل مل طرح یک
۔ںیکر ختم جھگڑے یلڑائ سے دوسرے

طبع یسازئنا

کا گردہ درد سے عرصہ کچھ کو صاحب ڈاکٹر
دورے کے درد اس سال پہنچنے چوتھے ہر۔تھا مرض
ےیآ پڑھکر نماز یک دیع ںیم ء۔1924تھے پڑتے
کھاتے اںیسو ۔ںیکھال اںیسو کر ڈال دودھ گرم اور
یکوئ ایک علاج بہت۔یگئ ٹھیب آواز یانک یہ
جانا کا کورٹیہائ سے وجہ یک جس ہوا نہ فائدہ
یمال یک آپ نے بھوپال صاحب نواب۔ایگ ہو بند
کا روپے 500 ماہوار نام کے آپ مدنظر کے مشکلات
ملتا برابر کو ان تک وفات جو ایکرد یجار فہیوظ
رہا۔

وفات

اس ہوا انتقال کا صاحبہ گمیب یک ان ںیم 1935ء
کیا چنانچہ۔ایک اثر بہت پر دل انکے نے واقعہ
رجسٹرار اور یلکھ تیوص کر ٹھیب لےیاک دن
بھر سال یکوئ سے وفاتید جیبھ پاس کے
کچھ ،ایآ اتر بند ایموت ںیم آنکھوں یک ان پہلے
چکا ہو معلوم کو آپ لگا پھولنے سانس بعد دنوں
والا ہونے بینص حق وصال بیعنقر کو ان کہ تھا
یرباع ہی نے علامہ ںیم دسمبر1937ء چنانچہ ہے
آپ پر موقع کے یماریب دیشد یک ان جو یتھ یکہ
یتھ پر زبان یک

دینآ کہ دیآ باز رفتہ سرود

دیآ نہ کہ دیآ حجاز از مےینس

رےیفق نیا روزگارے د سرعام

دیآ نہ کہ دیآ راز دانائے دگر

1937ء میں طبیعت زیادہ بگڑنے لگی۔ قلب بہت کمزور ہو گیا تھا، دلی کے مشہور طبیب نابینا حکیم محمد حسن قرشی نے پرنسپل اور صاحب طبیہ کالج علاج کرتے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد نے آپ کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر دو چار کلمات تسلی کے کہے مگر علامہ اقبال کہنے لگے کہ بھائی میں مسلمان ہوں موت سے نہیں ڈرتا۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آمد تبسم بر لب اوست

وفات سے تین روز پہلے بلغم میں خون آنے لگا ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ دل کی طرف جانے والے رگ کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ آخرکار علامہ نے 21 اپریل 1938ء کو انتقال کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر 65 سال سے اوپر تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

ہندوستان میں اقبال کا ماتم

اقبال یک وفات یک خبر آنا فانا لاہور ںیم لیپھ
ئگی، بازار بند ہو گئے اور لوگ دیجاو منزل یک
طرف جانے لگے۔شام کو جنازہ اٹھا اور یشاہ مسجد
کے مناروں کے سائے ںیم ان یک تیم کو دفن
ایک ایگ۔جنازے کے ساتھ یکوئ پچاس ہزار سے
ادہیز یآدم تھے۔آپ کے انتقال پر ہندوستان بھر
کے شہروں اور قصبوں ںیم جگہ جگہ یماتم
جلسے ہوئے۔شعراء نے اس موقع پر ےیمرث اور
ںیخیتار یبھ ںیکہ۔

ساز خاموش ہو ایگ مگر نغمے زندہ ہیںی۔ہ حیصح
ہے کہ اقبال دیام کے توںیگ سے سوئے ہوئے
دلوں کو جگانے والا ، وسوںیما یک ہمت بندھانے
والا ، سلاما کا سچا عاشق اور ملت کا سوگوار ہم ںیم
ںینہ رہا کنیل اس نے ہمارے دلوں کو نیقی اور
میتنظ کے جس نور سے ایجگمگا تھا اس یک
یروشن شک اور یوسیما یک یکیتار ںیم ںیہم
صراط میمستق یدکھات رہے سازی۔گ خاموش ہو ایگ
مگر ۂکر ارض اور اس یک فضا اس کے نغموں سے
امتیق تک ینجتگو رہے ںیہمی۔گ ےیچاہ کہ علامہ
اقبال کے کلام کو ہر روز ںیپڑھ اور ںیسمجھ اور
یاولوالعزم کے ساتھ مستقل طور پر عمل رایپ
ہوں۔